☆ مونڈھنا اور تراشنا دونوں امور منکر ہیں۔ لیکن مونڈھنا، تراشنے سے بڑھ کر سخت گناہ ہے۔ مسلمانوں کے سربراہ کو داڑھی مونچھ کے متعلق حکمِ نبوی کی حکم عدولی کرنے والوں کے خلاف مناسب کارروائی کرنا چاہیے۔

☆ اگرچہ شریعتِ مطہرہ میں اس کی مخالفت کرنے والوں کے متعلق کسی خاص شرعی حد کا تعین وارد نہیں ہوا ہے، مگر مسلم حکمرانوں کو چاہیے کہ اپنے اقتدار کے بل بوتے پر لوگوں کو شریعت کی مخالفت سے باز رکھنے کا اہتمام کریں۔ (۱۷-۱۹)

المراجع و المصادر:

۱۔ ابن حجر عسقلانی،الإصابة فی تمییز الصحابة
۲۔ الفاروق از شبلی نعمانی – الاصابة
۳۔ ابن عبدالبر ، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب
۴۔ سید محمد نوربخش، مشجرالاولیاء ص ۷۴
۵۔ اللؤلؤ و المرجان فیما اتفق علیه الشیخان ،کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة
۶۔ مسلم، الصحیح ۔ کتاب الطهارة باب خصال الفطرة
۷۔ النووی، المنهاج فی شرح صحیح مسلم
۸۔ غذاء الالباب ، مطلب فی اول من لبس الحریر
۹۔ ابن بابویه القمی، من لا یحضره الفقیه ۳۹/۱ بحواله وسائل الشیعة ، کتاب الطهارة ابواب آداب الحمام باب عدم جواز الاخذ من اللحیة
۱۰۔ وسائل الشیعة، ۴۲۱/۱۔ باب عدم جواز حلق اللحیة
۱۱۔ الاصول صفحه ۱۹۱ ۱۲۔ فروع کافی ۲۱۶/۲ بحواله وسائل الشیعة، کتاب الطهارة، باب قص ما زاد عن قبضة من اللحیة
۱۳۔ وسائل الشیعة ،الباب المذکور
۱۴۔ المصدر السابق باب استحباب تخفیف اللحیة
۱۵۔ انسائیکلو پیڈیا آف فقه
۱۶۔ ریاض الصالحین ، حدیث نمبر ۱۲۰۴
۱۷۔ بحواله مجموع فتاویٰ اللجنة العلمیة الافتاء ۳۶۲/۳
۱۸۔ اقتضاء الصراط المستقیم ص ۲۰۳
۱۹۔ مجلة البحوث العلمیة الاسلامیة ۱۰۲/۲۶
۲۰۔ مسند احمد ۱۳۱/۱، من روایة علی رضی الله عنه و صححه احمد شاکر-رحمه الله-

قسط:6

ارضِ بلتستان

محمد اسماعیل فضلی

شادی: جن رشتہ داروں کا سلسلہ نسب والدین میں سے کسی کی طرف سے سات پشت کے اندر اندر ملتے ہوں وہ سب ایک دوسرے کے محرم رشتہ دار شمار ہوتے ہیں' ان کے مابین بیاہ منع ہے۔ معززین بحالت مجبوری پانچ پشت تک اور راجگان کے مابین بھی پانچ پشت تک لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اور معمولی درجوں کے لوگ سات پشت سے بھی زیادہ کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اسطرح پھس پونوں کے مابین بھی شادی جائز نہیں۔ البتہ غیر پھس پون رشتہ داروں میں شادی جائز مانی جاتی ہے۔ بیٹے کی بیوہ سے بھی شادی جائز نہیں۔

شادی کے دوطریقے ہیں: (۱) عورت دلہن بن کر خاوند کے گھر چلی جائے۔ ایسی شادی کو پغما کہتے ہیں۔ پغما کی صورت میں عورت باپ کی وراثت سے محروم ہو جاتی ہے، اور شوہر کی رفاقت پر مجبور ہوتی ہے۔

(۲) مرد دلہا بن کر بیگم کے گھر جاتا ہے۔ ایسی شادی کو مقپا کہتے ہیں۔ یعنی گھر داماد ہوتا ہے۔ اس قسم کی شادی میں مرد اپنے والدین کے تمام حقوق وراثت سے محروم ہو جاتا ہے، اور بیوی کی تابعداری اس پر لازم آتی ہے۔ ایسی شادیاں بالعموم ایسے مرد کرتے ہیں جو رواجاً والد کی وراثت سے محروم ہوتے ہیں۔ ایسے شوہر کو طلاق بھی بیوی کی طرف سے دی جاتی ہے۔ گویا مقپا شوہر اور پغما بیوی کے حقوق و اختیارات برابر ہوتے ہیں۔

رسوم بیاہ کے طریقے:- لڑکے کے والدین اپنے پسند کی لڑکی کا نام تجویز کر کے نجومی یا کاھن سے اس بارے میں خیر و شر دریافت کرتے ہیں۔ نجومی کے شمار میں اگر جوڑا ٹھیک رہے تو لڑکے والے در پردہ لڑکی کے والدین کی رضا مندی حاصل کرتے ہیں۔ اس کے بعد لڑکے کے والدین چند رشتہ داروں کے ساتھ لڑکی والوں کے ہاں جا کر گنجائش کے مطابق تحائف پیش کرتے ہیں۔ لڑکی والے ان چیزوں کو قبول کرلیں تو سمجھا جاتا ہے کہ درخواست کی قبولیت یقینی ہے۔ پہلی دفعہ ہی صاف اور واضح طور پر رضا مندی کا اظہار نہیں کیا جاتا۔ اس عمل کو متعدد بار دہرایا جاتا ہے۔ اس عمل کا نام ٹی چھنگ یعنی رسم درخواست ہے۔ جب اظہارِ رضا صراحتاً ہو جاتا ہے۔ جس کا عمومی پیرایہ کچھ یوں ہوتا ہے کہ میں بذات خود اس رشتے سے خوش ہوں، لیکن رشتہ داروں سے مشورہ لینا لازمی ہے۔ مکمل جواب بعد از شوری دیا جائیگا۔ تب ہول چھنگ کی تاریخ کا تعین ہوتا ہے۔ اس تقریب میں لڑکی کے جملہ اعزاء کو مدعو کیا جاتا ہے۔ اور لڑکے کا باپ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ان اشیاء کو لے کر جن کا ڈیمانڈ لڑکی کے باپ نے دیا تھا تقریب میں پیش کرنے لڑکی کے گھر پہنچ جاتے ہیں۔ اس تقریب میں لڑکی کے اقرباء کو چھنگ پیش کی جاتی ہے اور خٹک دیا جاتا ہے۔ لڑکے کی طرف سے لانے والے اشیاء خوردنی لڑکی والے تیار کرتے ہیں اس سے فریقین کی تواضع کی جاتی ہے۔ اس مجلس میں منظوری کے بعد معاہدہ پختہ ہو جاتا ہے، وہیں پر چھنگ کی تاریخ مقرر

ہوتی ہے۔

اس تقریب میں دور ونزدیک کے رشتہ دار، پھس پون اور ہمسائے لڑکی کے ہاں جمع ہوتے ہیں۔لڑکے والے چند عزیزوں اور پھس پونوں کے ساتھ ضیافت کا سامان لے کر پہنچتے ہیں۔لڑکی کے سر پر گورس (سر کا کپڑا) باندھ لیتے ہیں۔اب منگنی کی رسم مکمل ہو جاتی ہے۔لڑکے کا والد بطور نشانِ خطبہ لڑکی کو زیور نقدی فیروزہ یا لباس دیتا ہے۔پھر اس منگنی کو توڑنا آسان نہیں رہتا۔اگر لڑکے والے منکر ہو جائیں تو وہ اپنے اخراجات سے ہاتھ دھو بیٹھے،اور اگر لڑکی والے اس امر کے مرتکب ہوں تو وہ لڑکے والوں کے تمام اخراجات کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

اس کے بعد انتو کی رسم ہوتی ہے۔یعنی قیمت مقرر کرنے کی رسم،لڑکی والوں کی طرف سے انتو مقرر کی جاتی ہے یہ رقم یا مالیت شادی کی تاریخ سے قبل لڑکی والوں کو پہنچانا ضروری ہوتا ہے۔ لڑکی کا باپ لڑکے والوں کو ان اشیاء کی فہرست دیتا ہے جنہیں شادی کی ضیافت کے لئے انہوں نے لانی ہے۔ان اشیاء میں چھنگ' روٹی' گوشت' مکھن' چاول' خوبانی اور دالیں وغیرہ اشیائے خوردنی شامل ہوتے ہیں۔عموماً یہ چیزیں شادی سے قبل پہنچائی جاتی ہیں۔

اس کے بعد اطراف میں ٹب چھنگ کی رسم ادا کی جاتی ہے۔اس میں عزیز و رشتہ دار' ہمسائے اور دوست احباب بموقع شادی اپنے اپنے امداد کا وعدہ کرتے ہیں' کوئی چھنگ کی ذمہ داری لیتا ہے تو کوئی چائے کی' کوئی کھانے کا بوجھ سہتا ہے' کوئی کھانا سپلائی کا' کوئی غلہ دیتا ہے کوئی نقدی ادا کرتا ہے۔یوں شادی والے کا بوجھ بٹ کر متاثرہ گھرانوں کے لئے آسان بن جاتا ہے۔ پھر باہم صلاح ومشورے سے شادی کی تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔اسے ''نخ ستون'' کہا جاتا ہے۔

دلہن کے والد سے ناچنے والوں کی تعداد کی منظوری لے کر برات بوقت شام دلہن کے گھر پہنچتی ہے،نصف رات تک ضیافت کی مجلس سجاتے ہیں جن میں ناچ ورنگ اور موسیقی کی محفلیں بپا کی جاتی ہیں۔لاما مذہبی رسوم کی ادائیگی کرتے ہیں۔ اختتام ضیافت پہ دلہن کو رخصتی کے لئے فاخرہ لباس میں ملبوس کر کے پیراک کے اوپر گول ٹوپی پہنائی جاتی ہے جس پر گورس لگایا جاتا ہے۔ مجوزہ جہیز جمع کی جاتی ہے۔لاما دلہن کے پاس ''نیگ کھوک'' کی رسم ادا کرتے ہیں تاکہ بودھ عقائد کے مطابق گھر کی برکتیں دلہن کے ساتھ نہ چلی جائیں۔دلہن کا باپ جہیز کی تفصیلی فہرست دیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی لکھا جاتا ہے کہ لڑکی فلاں کے ساتھ بیاہی گئی ہے۔اب لڑکی کو سسرال میں وہی اختیارات ہونگے جو لڑکے کو ہیں۔لڑکے کے باپ اور رشتہ دار قبولیت کا انگوٹھا ثبت کر کے اس دستاویز کو قبول کرتے ہیں۔

پھر مقررہ نائب دلہن سے درخواست کرتا ہے کہ تشریف لے چلیے۔یوں دلہن والدین اور عزیزوں سے اجازت لیتی ہے۔وہ اسے خٹک پہناتے ہیں۔اور رخصت کر دیتے ہیں۔خادمہ ساتھ ہوتی ہے۔

دلہا کے دروازے پر لاما مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں۔ان رسومات کے اختتام پر لاما مختلف اشیاء سے بھرا ہوا مٹی کا گھڑا پتھر پر رکھ کر پھوڑ ڈالتے ہیں،تاکہ بودھ عقائد کے مطابق اگر جہیز یا دلہن کے ساتھ کوئی نحوست ہو تو گھر میں داخل نہ ہو سکے۔گھر پہنچ کر باورچی خانے میں 卐 کا نشان اناج سے بنایا جاتا ہے اسے ''یونگ ٹونگ'' کہتے ہیں۔ جہاں دلہا دلہن کو پہلو بہ پہلو بٹھایا

جاتا ہے۔ دوسرے دن دلہا کے ہاں ضیافت میں ناچ تماشا ہوتا ہے۔ چھنگ سے تواضع کی جاتی ہے۔

جن لوگوں نے بودھوں کی شادی بیاہ کی تقریبات دیکھیں، ان کا بیان ہے اور مولوی حشمت اللہ خان نے بھی اپنی کتاب تاریخ جموں میں اس کا اشارتاً ذکر کیا ہے۔ بدھ مت میں جب باپ کی جملہ وراثت صرف بڑے بیٹے کو ملتا ہے تو یقیناً گھر میں صرف ایک ہی بیوی کی گنجائش ہوگی۔

کم عمر لڑکے اور لڑکی کی شادی میں مشورہ ضروری نہیں جب کہ جوانوں میں ان کی رضا ضروری ہے۔ جب کہ ثیبہ کے لئے باہمی رضامندی کافی ہے، مگر ہر قسم کی شادی میں رسم گورس لازمی ہے۔

بدھ مت کی پیچیدہ رسومات کی وجہ سے مروجہ اصولوں کے مطابق زیادہ تر شادیاں نہیں ہوتیں۔ عام طور پر خفیہ شادی ہوتی ہے۔

اس قسم کی شادی میں ٹی چھنگ حسب دستور واقع ہوتا ہے۔ لڑکی کے والدین کی رضا حاصل کر لینے کے بعد لڑکی کا کوئی رشتہ دار لڑکی کو اپنے ہاں بلاتا ہے اور لڑکے کے والدین کے حوالے کر دیتا ہے۔ لڑکے والے ضیافت کے لوازمات تیار کر کے اس شخص کے گھر جاتے ہیں اور اس کی ماں کی چشم پوسی کے ساتھ گھر لے آتا ہے لڑکی کی رضامندی لینا ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ اگلے دن لڑکے کے والدین چند رشتہ داروں کے ساتھ چھنگ لے کر لڑکی والوں کے پاس پہنچتے ہیں اور معافی مانگتے ہیں دوسری صورت میں بالغ لڑکا اور لڑکی باہم رضامندی سے شادی کا عہد کر لیتے ہیں۔ اگر لڑکی والوں کی رضامندی کی امید نہ ہو تو انہیں اطلاع دے کر ٹی چھنگ کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ ایسی شادیاں عموماً اخراجات بچانے کی خاطر کی جاتی ہیں یا دیری کی وجہ سے نسبت ٹوٹنے کے خطرہ کے پیش نظر کی جاتی ہے۔

طلاق: ایک پغما بیوی کا سلوک اپنے شوہر یا سسرال کے ساتھ خوشگوار نہ رہے تو شوہر ہمیشہ طلاق کا اختیار رکھتا ہے اسے ایک گائے یا بارہ تیرہ "خمل"، یعنی چاندی کے روپے بطور معاوضہ دینے پڑتے ہیں اور تمام جہیز بھی واپس کرنا ہوتا ہے۔

اگر بیوی طلاق چاہتی ہو تو شوہر مجبور محض نہیں۔ اگر وہ اپنے خاوند کی بدسلوکی یا بدچلنی ثابت نہ کر سکے تو عورت کو ایک گھوڑا یا پچیس سے چالیس خمل روپیہ نقد بطور معاوضہ دے کر اپنی بیوی سے طلاق حاصل کر سکتا ہے۔

اگر طلاق کے بعد رجوع کے لئے رضامندی ہو جائے تو کسی رسم کی ادائیگی کی ضرورت نہیں صرف ازدواجی تعلقات کا قیام طلاق کو منسوخ کر دیتا ہے۔

کثرت ازدواج: بہتر معاشی حالات میں مرد ایک سے زیادہ بیویاں ساتھ رکھنے کا اختیار رکھتا ہے۔ مگر ایک ہی وقت صرف تین بیویاں رکھنے کا رواج ہے، مقپا کی بہنیں جتنی بھی ہوں وہ ان سب کا شوہر متصور ہوگا۔ اگر شوہر پغما کے تین سے زائد بھائی ہوں تو علیحدہ بیوی بیاہی جاتی ہے جسے چھن چھونگ یعنی چھوٹی بیگم کہا جاتا ہے۔ اس کی اولاد حقوق ارث نہیں رکھتے انہیں کسی کا گھر داماد بننا پڑے گا یا لاما بننا پڑے گا۔ چھن چھین (بڑی بہو) کی اولاد نہ ہو تو یہ وارث ہوگی۔

وصیت، ہبہ اور وقف: بودھوں میں وصیت کا قطعاً کوئی رواج نہیں اور دستورِ ہبہ بھی نہ ہونے کے برابر ہے، البتہ خاص حالت میں گونپوں کے لئے مال وقف کیا جاتا ہے۔ بدھ مذہب میں کوئی شخص اپنی جائیداد تقسیم کرنے کا اختیار

نہیں رکھتا۔اور نہ وہ اختیار رکھتا ہے کہ اصل وارث کو محروم کر کے جائیداد پدری ھبہ یا وقف کرے۔البتہ اپنی کمائی بیٹا، بیٹی یا گونپہ کو دینے کا اختیار رکھتا ہے۔موروثی جائیداد میں سے تھوڑا حصہ رشتہ داران یا گونپہ کو خیرات کر سکتے ہیں۔اولاد نہ ہونے کی صورت میں تمام موروثی جائیداد قرابتداروں کی اجازت کے بغیر گونپہ کو دینے کا مجاز نہیں۔

پیدائش: جب اولاد پیدا ہوتی ہے تو زچہ کے سرہانے ایک میز پر ایک برتن اناج سے بھر کر رکھ دیتے ہیں۔اناج کے اندر ایک تیر سیدھا کھڑا کر دیتے ہیں اور میز سے خٹک لٹکا دیتے ہیں۔ہمسائے اور رشتہ دار مبارکبادی دینے آتے ہیں۔وہ اپنے ساتھ تیار کھانا (مرزن) یعنی کھاچی اور گھی ساتھ لاتے ہیں یہ سلسلہ ایک مہینہ تک جاری رہتا ہے۔مہینہ مکمل ہونے پر ایک تقریب منعقد کی جاتی ہے۔گھر سے چائے اور چھنگ لایا جاتا ہے، دور و نزدیک کے افراد اپنی اپنی بساط کے مطابق اپنے اپنے ذوق کے کھانے ساتھ لاتے ہیں۔اور آپس میں بانٹ لیتے ہیں۔اس تقریب کے انعقاد تک پھس پونوں کے علاوہ رشتہ دار اور ہمسائے اس گھر کا پکا ہوا کھانا نہیں کھاتے۔دس دنوں تک زچہ کے کھانے کے برتن اور بستر الگ رکھے جاتے ہیں۔امیر لوگ چھ ماہ یا ایک سال کے بعد ایک اور تقریب کا انعقاد کرتے ہیں اور پر تکلف ضیافت دیتے ہیں۔ڈھول باجے کی محفل سجتی ہے لوگ تحائف بھی دیتے ہیں۔دو سال بعد نام تجویز کرتے ہیں، زچہ و بچہ کو نہلانے کا عام بودھوں میں رواج نہیں۔اونچے گھرانوں کے بچوں کو زعفران سے غسل دیتے ہیں اور چاندی کے چمچ پر بودھی حرف "آ" لکھ کر بچے کو چٹاتے ہیں۔اس کے بعد دودھ پلایا جاتا ہے۔

موت: جب کہیں موت واقع ہو جائے تو گونپہ لوبن کو بلاتے ہیں وہ کچھ پڑھتا ہے اسکے بعد مردے کے کپڑے اتار کر گھٹنوں کو گردن کے ساتھ ملا کر پھس پون رسی سے جکڑ لیتے ہیں۔کچھ کپڑے میں ملفوف کر کے گونپہ کے اندر لے جاتے ہیں۔یہاں پر لاما مذہبی کتابوں کا ختم شروع کرتے ہیں۔نجومی سے میت کا نکالنے کا دن دریافت کرتے ہیں اس دن جنازہ نکالا جاتا ہے۔ گھریلو حیثیت کے مطابق میت کو گھر میں رکھتے ہیں۔بڑے لوگوں کو دو سے تین ہفتوں تک اور غریبوں کو کم از کم دو دنوں تک گھر میں رکھتے ہیں۔اس دوران لاما میت پر مذہبی کتابیں پڑھتے ہیں۔ختم شریف کے رسوم میں پانچ سے پچاس تک لاما لائے جاتے ہیں۔اس دوران لاماؤں کی خوب خاطر قدرات کی جاتی ہے۔رشتہ داران بھی لاماؤں کے ایک ایک دن کے اخراجات برداشت کر لیتے ہیں۔بدھ مت کے انہی باقیات کے مظاہرے میں سے ہے کہ بلتستان کے مختلف علاقوں میں اخوند حضرات ہفتوں تک قبر پر قرآن پڑھتے ہیں۔بودھوں میں جنازہ نکالنے کے دن تمام رشتہ دار اور ہمسائے جمع ہوتے ہیں، لامائیں مذھبی دعائیں پڑھتے ہوئے آگے آگے ہوتے ہیں۔پھس پون گھر کے اندر سے بیرونی دروازے تک میت کو پہنچاتے ہیں۔بلتستان کے اکثر و بیشتر علاقوں میں آج بھی میت کو گھر سے باہر نکالنے کے لئے مخصوص رشتہ دار متعین ہیں۔ان رسوم کی ادائیگی کے ساتھ ان مخصوص رشتہ داروں کے مفادات بھی منسلک ہوتے ہیں۔بیرونی دروازے سے وارث (چاہے مرد ہو یا عورت) میت کو پیٹھ پر اٹھاتا ہے۔اسکے بعد رشتہ دارتا اسے تابوت میں بٹھاتے ہیں اور پالکی کو شمشان تک لے جاتے ہیں ہر آبادی کا الگ الگ شمشان ہوتا ہے جہاں ہر گھرانے کے لئے الگ الگ میت جلانے کی جگہ بنی ہوتی ہے۔یہ سطح زمین سے